کیفیات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ جماعت نے دین کا جامع تصور دیا، علمی غرور سے نجات ملی، عام کارکن کی حیثیت سے کام کرنے اور دین کی تبلیغ کا جذبہ ملا۔ الجہاد فی الاسلام کے مطالعے سے یہ تاثر ملا کہ مولانا مودودی بڑے عالم دین ہیں (ص ۱۷)۔ معروف ادیب مائل خیر آبادی کو مولانا کی کتاب پردہ کے اسلوب اور زبان کی چاشنی نے اپنا اسیر بنالیا(ص ۵۲)۔ مولانا عروج قادری کو جماعت اسلامی کے کُل ہند اجتماع الٰہ آباد (اپریل ۱۹۴۶ء) کے انتظامات، نظم وضبط، کارکنوں کی سرگرمی، خلوص، شرکا کی باہمی محبت، مواخات، نصب العین کا شعور، ذمہ داری کا احساس، مقصد زندگی کی تڑپ اور لگن اور پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام نے متاثر کیا۔ (ص ۵۴)

متاثر ہونے والوں میں زیادہ تر وہ ہیں جو مولانا مودودی (اور ان کی تحریروں) سے متاثر ہوئے۔ اس لیے کتاب کا نام ''ہم سید مودودی سے کیسے متاثر ہوئے؟'' زیادہ مناسب تھا۔ تحریکِ اسلامی کے افکار، تاریخی پس منظر، روایات و اقدار، نظامِ تربیت، فکرانگیز لٹریچر اور تابناک ماضی کو جاننے اور حال اور مستقبل کے لیے عملی رہنمائی کے لیے مفید اور قیمتی لوازمہ ہے۔ تاثرات لکھنے یا بیان کرنے والوں میں اکثریت غیرمعروف لوگوں کی ہے، ان کا مختصر تعارف بھی دینا چاہیے تھا۔ سرورق پر جماعت اسلامی کا مخصوص 'لوگو' دیا گیا ہے، جو روایت اور مصلحت کے منافی ہے۔ (عمران ظہور غازی)

تذکارِ بگویہ، ڈاکٹر صاحبزادہ انوار احمد بگوی۔ ناشر: مرکزیہ مجلس حزب الانصار پاکستان، جامع مسجد بگُویہ، بھیرہ، ضلع سرگودھا۔ ملنے کا پتا: مکتبہ نبویہ، حزب الاحناف مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور۔ صفحات: جلد اول: ۹۱۰، جلد دوم: ۹۲۱۔ قیمت (علی الترتیب): ۴۵۰ روپے اور ۸۰۰ روپے۔

زیرِنظر تفصیلی تذکرہ دو ضخیم جِلدوں پر مشتمل ہے، جس میں خانوادۂ بگُویہ کے علما و مشائخ کے حالات اور ان کی دینی، علمی اور تبلیغی خدمات کے ساتھ بعض معاصر شخصیات اور تحریکوں کا ذکر بھی آ گیا ہے۔ بگُویہ خاندان میں ایسے متعدد عالم، محدّث، فقیہ اور صاحبِ قلم بزرگ گزرے ہیں جن کی سرگرمیوں کا محور و مرکز حفاظتِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت تھا۔ جیسا کہ مصنف نے بتایا ہے یہ حضرات ہمیشہ سرکار دربار سے گریزاں اور صاحبانِ اقتدار سے فاصلے پر رہے۔ مناصب، عہدوں